مناظرہ جھنگ

باہتمام

ابو العطار حافظ نعمت علی چشتی

مکتبہ فریدیہ
ایم اے جناح روڈ ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

تاریخی اور عدیم المثال

رویداد

مناظرہ جھنگ

مابین

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولنا محمد اشرف سیالوی بریلوی

مولنا مولوی حق نواز صاحب دیوبندی خطیب جھنگ

ملنے کا پتہ

مکتبہ فریدیہ جناح روڈ (ہائی سٹریٹ) ساھیوال

نام کتاب ـــــــ "رودادِ مناظرۂ جھنگ"

مناظرین ـــــــ مولنا محمد اشرف صاحب سیالوی، و
مولوی حق نواز صاحب دیوبندی

موضوع مناظرہ ـــــــ "گستاخِ رسول کون ہیں؟ دیوبندی یا بریلوی

تاریخ انعقادِ مناظرہ ـــــــ ۲۷ اگست ۱۹۷۹ بمقام نول والا بنگلہ جھنگ

منصفین ـــــــ ۱۔ پروفیسر تقی الدین انجم، گورنمنٹ کالج جھنگ۔
۲۔ محمد منظور خان، ایڈووکیٹ "
۳۔ غلام باری، ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ریل بازار "

زیرِ نگرانی ـــــــ ضلعی انتظامیہ، جھنگ۔

فیصلہ منصفین ـــــــ ہم منصفین بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس مناظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی کو ان کے نسبتاً وزنی استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیتے ہیں[1]

ناشر ـــــــ مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ ساہیوال۔
مؤید و محرک اشاعت ـــــــ ابوالعطا نعمت علی چشتی سیالوی
صفحات کتاب ۲۹۶ ہدیہ:

ملنے کا پتہ: مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساہیوال

[1] منصفین کا دستخط شدہ فیصلہ تفصیلاً کتاب کے آخر میں بطور حوالہ و ملاحظہ منسلک ہے۔

قابلِ اعتراض بن جائے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ الوہیت اور رسالت کے مابین فرق بیان کرتے ہوئے آپ کے مسلم بزرگ مولانا رشید احمد صاحب نے کمہار اور لوٹے کا ذکر کرکے اس فرق کی وضاحت کی ہے۔ تو اگر الوہیت اور رسالت کے فرق میں کمہار اور لوٹے کے ذکر سے بے ادبی نہ خدا کی بنتی ہے نہ پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی بنتی ہے۔ تو سرکار کی باطنی صلاحیتوں کا اور ظاہری بشریت کا فرق سمجھانے کے لئے یہ مثال ذکر کی جائے کہ شکاری جس طرح شکار کی مانند آواز نکالتا ہے اور اس کو اپنی طرف مانوس کرتا ہے تو یہ قطعاً بے ادبی نہیں ہے۔ اب مانوس کرنے کے لئے آواز دبا جانا دھوکہ ہے یا نہیں۔ میں اس کی ایک مثال عرض کئے دیتا ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج پر جاتے ہیں اور عرشِ عُلیٰ کو عبور کر لیتے ہیں تو اللہ رب العزّت کی طرف سے آواز آتا ہے قِفْ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ کہ اے حبیب ٹھہر جا کہ آپ کا رب صلوٰۃ ادا فرما رہا ہے۔ آپ پر رحمت بھیج رہا ہے اور وہ آواز مثلِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آواز کے تھا۔

ملاحظہ ہو مدارج النبوۃ جلد اول ص ۱۶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے لب ولہجہ میں جب یہ آواز سنی قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ بتفکر برفت کہ ایں آواز ابی بکر از کجا آمدہ و بانسے کہ بداں یافت بیرون آمد از وحشتی کہ حاصل شدہ بود بس از حضرت ندا آمد اُدْنُ یا خیر البریۃ، اُدْنُ یَا اَحْمَدُ، اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لب ولہجہ میں اس آواز کو سنا تو طبیعت میں جو اضطراب تھا وہ دور ہو گیا۔ مانوسیت حاصل ہو گئی اور پھر سرکار کو ندا آئی کہ ذرا آگے آیئے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونے کے بعد آپ نے تعجب کے طور پر یہ عرض کیا شنیدم بلغت کہ مشابہ بلغت ابوبکر بود کہ میگوید قِفْ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ پس تعجب کردم کہ ابوبکر ایں جا کجا آمد۔

میں نے ابوبکر کے لب ولہجہ میں قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ سنا تو حیران رہ گیا

marfat.com

کہ ابوبکرؓ یہاں کیسے پہنچ گیا۔ اور یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے۔ تو اللہ رب العزۃ نے فرمایا کہ چونکہ تمہیں صحابہ میں سے ان سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا۔ لہٰذا ان کی آواز میں ہم نے تمہیں پکارا۔ تاکہ اس سے تمہاری وحشت اور گھبراہٹ دور ہو جائے۔ پکارنے والا رب العزۃ اللہ ہے۔ اور آواز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہے۔ (تو کیا اللہ تعالےٰ نے نعوذ باللہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دیا) اور اگر یہ دھوکہ نہیں ہے بلکہ محض مانوس کرنا مقصود ہے تو مفتی صاحب پر اس تمثیل میں آپ کو دھوکے باز کہنے کا الزام کیسے عاید ہو سکتا ہے؟

علاوہ ازیں میں یہ نہیں سمجھا کہ یہاں شکاری حضور کو کہا گیا ہے؟ خدا معلوم یہ کس جگہ کے الفاظ ہیں کہ حضور شکاری ہیں؟

دوسری بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ آپ دھوکہ باز دھوکہ باز کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ آیا مفتی صاحب نے حضور کو دھوکے باز کہا ہے یا آپ نے ان کی عبارت سے سمجھا ہے؟ آپ کا سمجھنا ان پر الزام اور حجت نہیں ہے۔ اگر مفتی صاحب نے حضور کو دھوکہ باز کہا ہے تو آپ ہمیں وہ دکھلا دیں ہم انکے متعلق وہی فتوے لکھ کر دینے کو تیار ہونگے جو آپ کہیں گے۔ لہٰذا آپ اپنی طرف سے حاشیہ آرائی کر کے اس قسم کے الفاظ مت استعمال کریں۔ اور نہ ہی لوگوں کے جذبات کے ساتھ کھیلیں۔ رہ گئی یہ بات کہ حضور نبی پاک صاحب لولاک کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ قُلْ لَا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللّٰہِ یعنی آپ کہہ دیں کہ میں تمہیں بتاتا نہیں ہوں کہ میرے پاس اللہ تعالےٰ کے خزائن ہیں۔

اس پر جناب کا یہ اعتراض کہ اعلیٰ حضرت نے اپنے ترجمہ قرآن میں اور مفتی صاحب نے جاء الحق میں یہ ترجمہ نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ میرے پاس اللہ تعالےٰ کے خزانے ہیں۔ یہ دعویٰ نہ کرنا اور نہ کہنا اور چیز ہے خزائن نہ ہونے کا اعلان کرنا اور چیز۔ ہاں فرق نکلا تو اتنا کہ میں نے بتلانا کا لفظ استعمال کیا۔ اور انہوں نے صرف کہنا کا لفظ استعمال کیا ہے۔

marfat.com